مولانا عبدالقیوم حقانی*

آسمانِ علم وادب کے روشن آفتاب
مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

کوئی نالاں ، کوئی گریاں ، کوئی بسمل ہو گیا
ان کے اٹھتے ہی دگرگوں رنگِ محفل ہو گیا

بالآخر آسمان علم وادب کا روشن آفتاب علم وادب کی بھرپور ضیاپاشیاں کر کے عروج وکمال کے بعد بالآخر غروب ہو گیا۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل ومدرس' صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ کے صاحبزادے برادر محترم حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی ایک ماہ کی علالت کے بعد...... انتقال کر گئے ،فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون ،وہ اپنے اوصاف وکمالات میں علماءِ سلف کی یادگار' علوم کی جامعیت' ذہانت وذکاوت' دین وتقویٰ' علم وادب' درس وتدریس اور تواضع ومسکنت میں اس دور میں یگانہ تھے علم وادب' شعروسخن میں ان کی نگاہ نہایت وسیع اور اس حوالے سے ان کے قلم وزبان کی روانی یکساں تھی اپنی ذہانت وطباعی سے فوری شعر' حکایات' واقعات اور لطائف ونکات پیدا کرتے تھے معلوم ہوتا کہ شعر وادب ان کے تابع ہے ان کی ذہانت کتابوں کے انبار سے بے نیاز تھی ان کا نکتہ آفریں دماغ اور معراج قلم جدھر رخ کرتا شعر وادب کے دریا بہا دیتا تھا جامعہ حقانیہ سے فارغ ہوتے ہی یہیں تقرر ہوا اور بقول شیخ الحدیث مولانا انوارالحق کے تادم زیست اپنے والد مرحوم کی طرح جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ایک چھوٹے سے کوارٹر میں فروغِ علم' درس وتدریس میں مشغول رہ کر بالآخر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی ...... ؎

شناورانِ محبت تو سینکڑوں ہیں مگر جو ڈوب جائے وہ پکا ہے آشنائی کا

فانی صاحبؒ نے طالبعلمی کے زینے طئے کرنے کے بعد اپنی مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں تدریس شروع کی تو اپنی قابلیت' لیاقت اور استعداد ومحنت کی بنیاد پر دورۂ حدیث تک جا پہنچے اور حقانیہ میں استاذِ حدیث

---

* معروف ادیب' دانشور' مصنف' مہتمم جامعہ ابوہریرہ ومدیر ماہنامہ ''القاسم''

کے منصبِ جلیل پر فائز ہوئے۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

روزِ اوّل سے ماہنامہ الحق سے وابستہ ہوئے، اپنے محسن و مربی شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کی سرپرستی میں ان کا قلمی، علمی اور ادبی فیض جاری رہا۔ مؤتمر المصنّفین' ماہنامہ الحق اور مدیر الحق کی رفاقت وصحبت کا یہ ثمرہ ظاہر ہوا کہ وہ بڑے وسیع المشرب اور نئے اور پرانے طبقوں میں نہات مقبول اور خاص عزت واحترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے جب شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کی مصروفیات بڑھ گئیں اور مجھے ماہنامہ الحق کی خدمت کا موقع ملا۔ تب بھی سولہ (۱۶) سال تک مولانا فانی نے دست وبازو بن کر میرے ساتھ کام کیا' معاصرت' رقابت' حسد' کینہ اور بغض وعداوت جیسی باطنی بیماریوں سے محفوظ رہے مجھے یہ کہنے میں کوئی تأمل نہیں کہ وہ علوم ظاہری کے ساتھ باطنی کمالات سے بھی آراستہ تھے میں انہیں درویش کامل سمجھتا تھا فقر و درویشی کی شرابِ طہور نے انہیں بڑی کیفیت اور مستی پیدا کردی تھی جس کا اثر ان کے شعروسخن اور معاملات میں نمایاں تھا۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

اس کی ایک ادنیٰ مثال ادبی حوالے سے ان کی معرکۃ الآراء کتاب ''نقوشِ حقانی'' ہے وہ میرے معاصر تھے، مخدوم زادے بھی' ادیب بھی' صاحب علم وقلم بھی' اور مجھ سے ہرلحاظ سے کروڑ چند بڑھ کر صلاحیتوں اور عظمتوں کے مالک تھے۔ مگر ان کے دل میں داعیہ پیدا ہوا اور قلیل ترین مدت میں میری چند ابتدائی قلمی کاوشوں پر ایک مستقل کتاب تالیف فرمائی حالانکہ تحریری حوالے سے وہ میرے آغازِ کار کا زمانہ تھا۔

وہ میرے مخدوم زادے تھے میں ان کی خدمت کو سعادت سمجھتا تھا مگر ان کی فطری نہاد شفقت تھی تشجیع تھی وہ مجھ سے بے حد شفقت' تواضع سے پیش آتے تھے یہاں تک شفقت بلکہ شفقات کہ مجھے ان کی ہمہ جہتی نوعیت کے عنایات سے شرمندہ ہونا پڑتا تھا مرحوم نے میری اکثر کتابوں پر ارتجالاً منظوم تاثرات لکھے اور وہ اتنے ادبی اور جاندار اور بلند معیار کے تھے کہ ارباب علم ودانش عش عش کر اٹھے،'' شرح صحیح مسلم'' کی پہلی دو جلد چھپنے جارہی تھیں کہ مسودات پر ان کی نظر پڑ گئی ورق الٹتے رہے دعائیں دیتے رہے دوسرے روز منظوم تأثرات کیا لکھے کہ بحرِعشق ومحبت رسول ﷺ میں ڈوب کر لکھے اور پھر فرمایا میرا یقین ہے کہ یہ میری مغفرت کا سامان بنے گا فرمایا اگر یہ منظوم تأثرات .... پر اس کتاتب ہو جائیں تو میں اسے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے کتب خانے میں رکھواؤں گا تا کہ یادگار رہے اور میرے ایمان کی شہادت بھی، چنانچہ کے حسب ہدایت .... پر لکھوا انہیں بھیج دیے گئے جوانہوں نے بڑے اہتمام سے جامعہ حقانیہ کے کتب خانے میں لگوادیا۔

جب سے مولانا راشد الحق سمیع حقانی نے ماہنامہ الحق کی ادارت سنبھالی، مولانا فانی ہمیشہ ان کے کام'

تحریر اور الحق کے حوالے سے ان کی سلیقہ مندی کے معترف بلکہ رطب اللسان رہے اکثر کہا کرتے مولانا راشد الحق جرائد کی دنیا میں واحد مدیر ہیں جو قلم سے نہیں لکھتے کمپوزر کے ساتھ بیٹھ کر بولتے جاتے ہیں اور کمپوزر اسے لکھتا جاتا ہے جب فارغ ہوتے ہیں تو ایک شہ کار اور جاندار اور ادبی معیار اور موضوع وحالات کے حوالے سے تیر بہ ہدف شہ پارہ تیار ہوجاتا ہے۔ فانی صاحب جہاں ایک اچھے ادیب' عظیم شاعر' ایک لائق مدرس' بہترین مصنف اور کامیاب اتالیق تھے وہیں ایک اچھے انسان' بے ضرر مسلمان' کریم النفس' ہنس مکھ مزاج' کھلے دل کے مالک اور بلند اخلاق عالم دین بھی تھے اجتماعی معاملات' خاندانی حالات' بلکہ زندگی کے ہر موڑ میں بردبار اور حلیم تھے۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے فراغت اور جامعہ میں تقرر کے ساتھ ہی استاذی المحترم مولانا سمیع الحق مدظلہم نے ان کو قلم پکڑنا سکھایا مضمون نگار بنے ،شعروادب کے اداشناس بھی' سوانح نگار بھی' ادیب بھی' شارح بھی' اور ماہنامہ الحق کے خصوصی وقائع نگار بھی ،وہ فارغ التحصیل ہوئے ،تحصیل علم کے مراحل سے گذر کر حقانیہ میں مدرس کیا لگے ،کہ یہیں کے ہوکر رہ گئے حقانیہ کی روایات کے رازدان' اس کی حمیت کے دیدبان' اس کی عزت کے نگہبان اور اس کی آبروں کے پاسباں بن کر ساری زندگی گزار دی۔ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق اور شیخ الحدیث مولانا انوارالحق جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مشائخ' حقانی برادری سمیت علمی وادبی حلقے ان کے ادب وانشاء کے معترف رہے۔

ان کی تحریروں میں سلاست' روانگی' شگفتگی اور پختگی ان کے اسلوب کا امتیازی رنگ ہوگیا تھا وہ اپنی تحریروں میں' تصنیف وتالیف میں' منظوم کلام میں' اور مضامین کی بے ساختگی میں عالمانہ رنگ اور عالمانہ رنگ میں ادیبانہ ترنگ اور ان میں وزن اور وزن میں نکھار پیدا کرتے رہے۔

اپنے ہر مضمون میں' تصنیف میں اور کلام میں حقانی دبستان کے انداز بیان اور مسلک ومشن کا پورا لحاظ رکھتے ،خود شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب کو بھی ان کی ادبی خوش مذاقی اور تصنیفی خوش سلیقی پر بڑا بھروسہ تھا۔ میری تحریروں میں بھی بڑی دلچسپی لیتے تھے اس حوالے سے انہیں مجھ سے بڑی بے تکلفی تھی ان کی جچی تلی رائے' نقد وجروح اور ترمیم واضافہ کی تجاویز کو میں سن کو خوش ہوتا ،ان کو اپنی تحریر دکھانے اور انہیں اپنی کتاب پیش کرنے میں مجھے بڑی فرحت بلکہ لذت ملتی ،اگر وہ پسند کر لیتے تو اسے اپنی محنت کو اصلی صلہ سمجھتا پھر مجھے یہ فکر نہ رہتی کہ کوئی دوسرا کیا رائے رکھے گا۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

شکل وصورت میں وجاہیت تھی چہرہ بڑا باوقار تھا اور آنکھوں میں علم کا نور اور زبان ،علم وادب سے معمور تھی۔ وہ جس مجلس میں شریک ہوتے محبت وعزت کی نظروں سے دیکھے جاتے تھے انہوں نے بڑی علمی' ادبی' قلمی'

کتابی، درسی اور پاکیزہ زندگی بسر کی تاہم اپنی پاکیزگی میں یبوست اور خشکی نہیں آنے دی طبیعت کی شگفتگی آخر تک برابر باقی رکھی اپنے والد کی طرح دارالمدرسین کے ایک برآمدہ اور دو کمروں کی چھوٹی سی عمارت میں پوری زندگی بسر کردی فرماتے اس گھر میں جو راحت ملتی ہے وہ اپنے گھر میں بھی محسوس نہیں ہوتی۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

ذرائع آمدنی توکّل علی اللہ تھا دارالعلوم سے جو بقدر کفاف تنخواہ ملتی تھی اس پر قائع رہ کر ساری زندگی گزاردی۔ راقم جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں ان کے یہاں چار سال بعد آیا مگر ہم دونوں تقریباً سولہ سال تک دارالعلوم حقانیہ میں اور میرے جامعہ ابوہریرہ آنے کے بعد مجموعی اعتبار سے تقریباً تیس اکتیس سال تک لازم وملزوم رہے ایک جان دو قالب بلکہ عرض وجوہر بن کر رہے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے زمانہ میں تو یہ فیصلہ کرنا بھی مشکل ہوتا کہ کون لازم ہے کون ملزوم، کون جان ہے اور کون قالب، امیر خسرو کا یہ شعر جو مشہور ہے کہ ......

تو من شدی من جاں شدم تو تن شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

جس میں امیر خسرو نے من وتو اور جان وتن کی تفریق مٹا کر من دیگرم تو دیگری کا سوال ہی ختم کردیا ہے ہم دونوں مؤتمر المصنفین اور ماہنامہ الحق اور دارالعلوم حقانیہ کی زندگی میں اس طرح رہے کہ انہوں نے اپنے کو میرے لئے اور میں نے اپنے کو ان کے لئے مٹایا، ان کے غصے پر مجھ کو پیار آتا اور میرے پیار پر ان کو غصہ آتا، کوئی تیس برس تک ہم دونوں کا تعلق مثالی رہا، وہ اس دنیا سے خوش گئے ہوں گے، مجھ سے ان کو کوئی شکایت نہیں ہوئی اور مجھ کو فخر ہے کہ میری ذات سے ان کو آخر وقت تک کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور اب ......

ع نہ دماغ ہے نہ فراغ ہے نہ شکیب ہے نہ قرار ہے

وہ میرے بہت کچھ تھے مخدوم زادے بھی اور مخدوم بھی، قریبی دوست بھی، عزیز بھائی بھی، مشیر، رفیق کار، ہمدم ودمساز، اور مخلص دوست۔ اب وہ نہیں رہے تو میں اپنے کو کچھ بھی نہیں پاتا۔

ع فریاد کہ غم دارم وغم خوار نہ دارم

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

حضرت فانی صاحبؒ علمی مجالس میں بلبل ہزار داستان تھے جہاں بیٹھے ہوتے وہیں چھائے رہتے، تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، تاریخ، ادب، تذکرے، تبصرے، عالمی حالات ......سیاست اور تازہ ترین واقعات، شعروسخن، غالب، مومن، اقبال، الغرض ہمہ جہتی موضوعات پر ایک سانس میں گفتگو کرکے سامعین کو ساکت وصامت بنائے رکھتے، ان سے ملنے کے بعد یہ احساس ہوتا کہ ان کے جسم کے کسی حصہ کو چھو لیجئے تو علم وادب، شعروسخن اور

علمی لطائف ہی کی آواز بلند ہوگی۔

جوں جوں عقل وشعور کا وفور رہوتا گیا شعروادب کے حلقوں میں بڑی قد آور شخصیات سے ملاقات کا اتفاق ہوا مگر ان میں سب سے رعنا' دل آویز اور باغ وبہار شخصیت مولانا فانی ہی کو پایا جہاں بیٹھ گئے سو بیٹھ گئے دن ہے تو مجلس کے گل سرسبد بن گئے رات ہے تو شمع محفل نظر آئے۔

مولانا فانی صاحبؒ کی بہت بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ سیاست کے اختلافی اور تلخ موضوعات پر بحث کرنے میں کتنے ہی منہمک ہوں رخ بدل جاتا تو یکا یک وہ بذلہ سنج' لطیفہ گو' قہقہوں اور چہچہوں کے بلا شرکت غیرے مالک ہوجاتے ،شعروادب کے حوالے سے' شاعر وادیب کے حوالے سے' سیاست وحکومت کے حوالے سے' حکمرانوں اورعمائدین کے حوالے سے برصغیر کا کوئی سیاسی' علمی' ادبی اور معاشرتی لطیفہ ایسا نہ ہوتا جو ان کے ذہن کے خزانہ میں محفوظ نہ تھا وہ اپنے لطیفوں اور چٹکلوں سے محفل کو کشتِ زعفران بنائے رکھتے۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

سانحہ ارتحال سے چند روز قبل ملاقات ہوئی تو فرمایا شعروادب کا ذوق اپنی جگہ، اچھے بھلے تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی شعور نہیں رہا، فرمایا: ایک شاعر وادیب کو اپنے کتاب ''نالۂ زار'' بھیجی تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ تم نے کتاب کا نام ''نالہ'' رکھ دیا ہے حالانکہ اس کے علوم معارف اور مضامین تو دریا اور سمندر سے بھی زیادہ وسیع ہیں، لہٰذا اسے ''نالہ'' کہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔اس کا نام ''دریا زار'' یا ''سمندر زار'' ہونا چاہیئے۔

فانی صاحب کی شاعری کا ایک بڑا حصہ نعت سے متعلق ہے وہ بڑے خوش قسمت تھے کہ انہیں سرورِ کونین ﷺ سے عشق تھا مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی محبت ان کو گھٹی میں پلائی گئی تھی ان کی نعتیں پڑھتے یا سنتے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کے جذبات حضورِ اقدس ﷺ کے خیر مقدم کے ترانے گنگنانے میں بے قابو ہورہے ہیں ان کے احساسات کی مئے عشرت چھلک رہی ہے شادمانی کے پھولوں سے وہ لدے ہوئے ہیں عقیدت کے موتی جھلملا رہے ہیں ان کے ہر شعر میں گل ولالہ کی رعنائی ہے وہ نعت نہیں لکھ رہے بلکہ خوشی کے گیت گارہے ہیں انہوں نے اکابر' مشائخ اور والد مرحوم پر نظم میں مرثیے لکھے مگر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھے نہیں بلکہ ان کی تربت پر پھولوں کی چادریں چڑھائی ہیں صدر المدرسین مولانا عبدالحلیم زروبوی' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق' قائد ملت مولانا مفتی محمود پر ان کے نوحے ان کے قلم اور خود اردو ادب کے ان کی علمی اور ادبی تحریروں' نظم ونثر میں بڑی آب وتاب ہوتی ان کو خود اعتراف تھا کہ ان میں اندازِ گل افشانی گفتار' حقانیہ' مؤتمر المصنفین' ماہنامہ الحق' اپنے خاندانی بزرگوں کی صحبت اور مولانا سمیع الحق ہی کے پیمانۂ وصہبا سے آئی ہے۔اور مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں

اگر چہ وہ طبعی موت کے مرحلے سے گزر گئے ہیں مگر اپنی تحریروں اور شعروادب کی جنت میں ہمیشہ زندہ اور قائم رہیں گے۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

سیدی واستاذی شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم کے وفیات کے حوالے سے ادارتی تحریروں کی ترتیب وتالیف کا کام کرنے کا قرعہ فال ان کے نام نکلا، موصوف نے بڑے شوق' محبت اور بڑے مخلصانہ ولولوں کے ساتھ یہ خدمت انجام دی پریس اور طباعت کا کام میرے حوالے ہوا۔

''ایوان بالا میں شریعت بل کا معرکہ'' کی تالیف وترتیب کا کام میرے سپرد ہوا دونوں کتابیں مکمل ہوئیں پریس اور طباعت کا کام میرے ذمے ہوا کرتا تھا فانی صاحب سے درخواست کی میں نے تو ویسے بھی جانا ہے،''کاروانِ آخرت'' تم نے مرتب کی ہے ترتیب وتالیف کے ساتھ ساتھ اس کی طباعت کے کام میں بھی تمہارا حصہ بن جائے تو زیادہ موزون رہے گا۔فرمایا: بہت اچھا میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔ٹائٹل کا مرحلہ درپیش تھا سیدنفیس شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جامعہ دارالعلوم حقانیہ اورمولانا سمیع الحق کا نام سن کروہ ٹائٹل بنانے کے لئے تیار ہو گئے ،شرط یہ لگائی کہ میرے ساتھ بیٹھے رہو گے تو کام کردوں گا ،ہم دونوں حاضر خدمت رہے حضرت نفیس شاہ صاحب کتابت میں مصروف تھے ہم بھی خاموش رہے کہ ان کے لکھنے میں خلل نہ آئے حاضرین پر بھی سکوت طاری تھا کسی حوالے سے نفیس شاہ صاحب نے کوئی شعر سنا دیا ،بس پھر کیا ہوا کہ فانی صاحب کے بندھن کھل گئے لکھائی اور کتابت کی محفل' شعروادب میں ڈھل گئی سید نفیس شاہ صاحب خود بھی شاعر تھے ، اور انہیں ہزاروں شعر ازبر تھے دونوں شعروادب کے حوالے سے بولتے رہے ، اور ہم محظوظ ہوتے رہے ۔ یہ نشست تین گھنٹے جاری رہی مگر ہمیں خبر ہی نہ ہوئی کہ وقت کیسے گزرا اس دوران ''کاروانِ آخرت'' کا ٹائٹل مکمل ہوا اور ہم لوگوں نے ٹائٹل حاصل کیا اور شعروادب کے حوالے سے ایک یادگار محفل کا حظ وافر بھی حاصل ہوا۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

ایک مرتبہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں اساتذہ کرام کا مشاورتی اجلاس تھا مجھے ادارے کے کسی کام پر لگا دیا گیا تھا جس کی وجہ سے اساتذہ کے مشاورتی اجلاس میں شریک نہ ہوسکا ،اس موقع پر آثارالسنن کی میری اردو شرح ''توضیح السنن'' کی پہلی جلد چھپ کر آئی تھی ، دوسرے روز مولانا فانی صاحبؒ نے بتایا کہ مشاورت سے قبل بعض نوجوان اساتذہ کی باہمی گفتگو میں یہ بات بھی سنی گئی کہ عبدالقیوم حقانی نے توضیح السنن میں پہلی سے چھپی ہوئی چیزوں کو پھر سے جدید قلمی ترتیب دے کر نئی شرح لکھ ڈالی ہے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہم کے کانوں میں اس ناقدانہ گفتگو کی بھنک پہنچی تو خود اٹھ کر''توضیح السنن'' جلد اوّل اساتذہ کے سامنے رکھدی اور فرمایا: حقانی نے توضیح

السنن میں حقائق السنن کے حوالے دے دے کر پھر سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے علوم ومعارف کو زندہ کردیا ہے یہ ایک علمی کارنامہ ہے جو ہم سب کیلئے بھی اور دارالعلوم حقانیہ کے لئے بھی افتخار ہے۔فرمایا: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق کا لہجہ بڑا نرم' میٹھا اور حکیمانہ تھا، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق صاحب نے فرمایا تنقید کا حق انہیں دیا جاسکتا ہے جو کم ازکم اس طرح کی نقل وترتیب اور تالیف کا ایک صفحہ تو لکھ سکیں۔ فانی صاحب نے فرمایا: مگر مجھے بہرحال بعض نوجوان اساتذہ کی یہ تنقید اور ان کے لب ولہجہ کا انداز شدید ناگوار گزرا، مغرب کے بعد''توضیح السنن'' کا اپنا نسخہ اٹھایا جگہ جگہ سے دیکھا بہت عمدہ پایا اور قلم وکاغذ لے کر بیٹھ گیا اللہ پاک نے الہام فرمایا اور ایک عمدہ منظوم کلام بن گیا اسے بطور ہدیہ تبریک قبول فرمایئے میں نے نظم دیکھی تو مشکل زمین میں' عمدہ ترین اور ہر حوالے سے بہترین کلام پایا۔ بعد میں اسے ''توضیح السنن'' کے ساتھ شائع کردیا دوتین اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمادیں ......

شرحِ حدیثِ مصطفیؐ بانامِ توضیح السنن — توضیحِ اقوالِ نبیؐ آں صاحبِ شیریں سخن
مژدہ برائے طالباں انعامِ ربِّ ذوالمنن — تشریحِ آثارُ السنن تردید اَربابِ فتن
اس کے ہر اِک اِک لفظ سے دیکھو ثقاہت آشکار — اس کا ہر اک اک حرف ہے گویا عقیق اندریمن

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

اردو شعروادب ہو یا اردو شاعری اور نظم ہو آغاز ہی میں زیادہ تر ان افکار وخیالات' اقدار وروایات اور تعبیرات واستعارات کی پیروی کی گئی ہے جو فارسی شاعری میں مروج تھے اس لئے اردو شاعری میں بھی شروع ہی سے محبوب کے لب وعارض کا نقشہ کھینچنے' گیسو وکمر کو ناپنے اور بادہ ومینا کی بزم میں آراستہ کرنے کی روایت رہی ہے پھر جب اشتراکی تحریک اٹھی اور ترقی پسند شاعری کو وجود ملا تو بات عاشق کے دل زار اور محبوب کے حسنِ دل فگار سے بطنِ مزدور تک آپہنچی اور ایک نئے ادب نے جنم لیا جس میں غریبوں اور مزدوروں کی محرومی' سرمایہ داروں کے خلاف احتجاج اور ارباب اقتدار سے بغاوت کے خیالات مچلنے لگے۔ اعلیٰ اخلاقی قدروں کو ابھارنے اور صالح اعمال کی طرف ترغیب دینے کے لئے نہ پہلی قسم کی شاعری میں کوئی جگہ تھی اور نہ دوسری قسم کی شاعری میں بلکہ ترقی پسند شاعری میں تو مذہب' خدا' رسول' مذہبی شعائر اور بعض مسلّمہ اخلاقی اقدار کا مذاق بھی اڑایا جانے لگا، یہ صورتحال قوم وملت کیلئے ایک بدبختی اور نحوست تھی جو اس پر مسلط کی جارہی تھی کیونکہ ادب نظم ہو یا نثر یا اس کی کوئی بھی صنف ہو انسانی زندگی کی تعمیر اس کا بڑا ہدف ہے جو مشین تعمیر کے لئے ہو وہی تخریب کا کام کرنے لگے تو اس سے زیادہ محرومی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے؟ تاہم اس سے کچھ مستثنیات بھی ہیں ان مستثنیٰ شخصیات میں خواجہ مجذوب' حکیم اختر' اور اقبال سب سے اہم نام ہیں اقبال کو جس چیز نے ثریا تک پہنچایا اور ان کے کلام کو آفاقیت ملی

وہ ان کی فکر کی سلامتی‘ اس پر استقامت اور انقلاب انگیز دعوتِ حق کا جذبۂ بے کراں ہے۔

ہمارے فانی صاحب نام وشہرت میں خواجہ مجذوب‘ حکیم اختر اور اقبال نہ سہی مگر انہوں نے شعروادب کو نیا رنگ وآہنگ اور شاعری کو نیا ولولہ اور ڈھنگ دیا انہوں نے شعروادب میں قلم وکتاب‘ مطالعہ واکتساب‘ ذوق علم اور کتابی ولولوں کو امتیازی مقام بخشا ......

اوروں کا ہے پیام اور ، میرا پیام اور ہے
عشق کے درد مند کا طرزِ کلام اور ہے

فانی صاحب واقعی قلم وکتاب‘ مطالعہ اور کتاب سے اکتساب کے دردمند تھے ان کے طرز کلام کا تمام تر ہدف کتاب ہے ان کا فروغِ کتاب کے مشن اور ہدف پر جتنا کلام آیا ہے وہ نابینائے بصیرت کو بینا بنانے کے لئے کافی ہے ان کی شاعری کا ایک بڑا حصہ‘ کتاب ومطالعہ‘ قلم اور شعروادب کی دعوت‘ تحریر وتصنیف کی ترغیب‘ تشویق اور تحسین وتشجیع کی سعی وکاوش سے عبارت ہے۔

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

ان کے ادبی سرمایہ کی تہہ میں جھانک کر دیکھئے تو ان سب کا فکری سرچشمہ دعوتِ مطالعہ‘ شوق علم‘ ذوق تصنیف وتالیف اور استعمال قلم ہے الفاظ اور تعبیر کے فرق کے ساتھ ان کے اشعار وادب اور افکار میں ہر جگہ کتابی ذوق اور فروغ کتاب کی دعوت ملتی ہے،زین المحافل‘ توضیح السنن‘ شرح صحیح مسلم‘ شرح شمائل‘ الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، ابوالکلام آزادؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، فدائے ملت مولانا اسعد مدنیؒ،مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور القاسم اکیڈمی کے مطبوعہ دیگر دسیوں کتابوں پر آپ کے جو منظوم تاثرات چھپے ہیں وہ شعروادب کا ایک عمدہ ترین نمونہ ہیں جن کا ہدف فروغ قلم اور ترویج علم وکتاب ہے اس حوالے سے فانی صاحب وہ تنہا ادیب اور بلند پایہ شاعر ہیں جن کے اشعار کا ایک بڑا حصہ فروغ علم اور قلم وکتاب کے لئے وقف ہے......

ع تو مجھ کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

ایک مرتبہ جامعہ ابوہریرہ تشریف لائے کچھ احباب جمع ہوگئے قدیم وجدید شاعری زیر بحث تھی اپنی اپنی پسند کے شعراء کا ذکر ہورہا تھا اور اپنے پسندیدہ شعراء کا کلام بھی سنایا جارہا تھا فانی صاحب سن بھی رہے تھے اور سنا بھی رہے تھے بات آگے بڑھی ،اشتراکی شعراء کے مداح بھی آگے بڑھنے لگے،حضرت فانی صاحبؒ ان

کی بے ہودہ گفتگو برداشت نہ کر سکے کہا چھوڑ دو، کیا عریاں مناظر دکھا رہے ہو، فرمایا:

''ادب برائے ادب' ایک بے روح اور بے جان ادب ہے جو انسان کو حقیقت آگاہ نہیں کرتا اسے ادب نہیں کیا جاسکتا فرمایا: ادب تو وہ ہے جو زندگی کو ادبی گداز عطا کرے نہ کہ نفس دو نفس کی لذت' ایک آوارہ قہقہہ یا بے مقصد چچہمہ ادبی مساعی کا ہدف نہیں ہونا چاہئے، جس ادب سے دل میں ایمانی اور روحانی تلاطم پیدا نہ ہو اور وہ فکر وعمل کو روحانی انقلاب سے ہمکنار نہ کر سکے وہ ادب کیا ہے؟ اگر ادیبوں کا ادب' شاعروں کا کلام' اور خطیبوں کے رشحات فکر چمنِ انسانیت کو افسردہ کر کے رکھدیں اور اس کے کردار وعمل کے لئے بادسموم بن جائیں تو اس کی کوئی قیمت نہیں۔فن وہ ہے ادب وہ ہے جس کی تاثیر انقلابی ہو جو انسانیت کو حق سے آشنا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو، اور جو علم وفن' قلم وکتاب' شعروادب اس قوتِ اعجاز سے خالی ہو وہ بے فیض اور نامراد ہے پھر بڑے دردناک لب ولہجہ میں اقبال کا یہ کلام سنایا کہ .... ے

اے اہل نظر ! ذوقِ نظر خوب ہے لیکن — جو شئے کی حقیقت کو نہ دیکھے وہ نظر کیا ؟
مقصود ہنر سوز حیات ابدی ہے — یہ ایک نفس دو نفس مثلِ شرر کیا ؟
جس سے دلِ دریا متلاطم نہیں ہوتا — اے قطرۂ نیساں ! وہ صدف کیا ! وہ گہر کیا ؟
شاعر کی نوا ہو کہ مغنی کا نفس ہو — جس سے چمن افسردہ ہو وہ باد سحر کیا ؟
بے معجزہ دنیا میں اُبھرتی نہیں قومیں — جو ضرب کلیمی نہیں رکھتا ، وہ ہنر کیا ؟

...... 0 ...... 0 ...... 0 ......

فانی صاحبؒ کی سیرت، ان کا اخلاق اور ان کی شرافت ان کی شاعری کی طرح زبان زد خاص وعام ہے وہ طبعاً سنجیدہ' متین' متواضع ورمنکسر المزاج واقع ہوئے تھے جس سے بھی ملتے تھے انتہائی خلوص ومحبت سے ملتے تھے دوسروں کی مثال کیا دوں خود مجھ سے ایک مرتبہ تعلق قائم ہوا زندگی بھر نبھانے کی کوشش میں انہیں سبقت حاصل رہی، ہفتہ دو میں جامعہ ابوہریرہ تشریف لائے بغیر انہیں قرار حاصل نہیں ہوتا تھا انہوں نے کبھی بھی اپنے شعروادب یا اعلیٰ ترین صلاحیتوں کا رعب ڈالنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ بڑی عرق ریزی اور جگر کاوی سے کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔میرے ساتھ بھی ان کا تعلق کا قلم وکتاب اور شعروادب کے حوالے سے مستحکم رہا، ان کا یہ ادبی رشتہ بعض صورتوں میں قرابت سے بھی زیادہ گہرا تھا وہ شعروسخن کے محفل سے کبھی نہیں اکتاتے تھے بلکہ وہ تشنہ کامان ادب اور جرعہ کشان غزل کا قبلۂ حاجات بنے رہتے۔

☆ ☆ ☆